سوال

(247)آہستہ آواز سے خطبہ کی اذان دینا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمعہ کے دن مسجد کے اندر امام کے سامنے صرف امام سے دوہاتھ دور کھڑے ہوکر اقامت کی طرح آہستہ آواز سے خطبہ کی اذان دینا کیسا ہے؟ اس کے متعلق امام ابوحنیفہ کا کوئی قول کسی فقہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اگر ہے تو کس کتاب میں؟ کیا اذان مذکورہ حضرت عثمان سے ثابت ہے؟

(میزان الرحمن آسام)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض مقامات میں تو منبر سے پاؤں کا انگوٹھا ملا کر آہستہ اذان دی جاتی ہے، بہرحال ان دونوں صورتوں کے موافق امام ابوحنیفہ کا قول صریح مجھ کو نہیں معلوم ہے۔ البتہ ہدایہ 8 151 میں ہے:

''إذا صعد الامام جلس، وأذن المؤذنون بین یدی المنبر،، اور عالمگیری میں 1 13 میں ہے:

''ذا جلس عل المنبر اذن بین یدیہ،، اور در مختار میں ہے ''ویوذن بین یدیہ ای الخطیب، إذا جلس علی المنبر،، وہکذا فی عامة کتب الفقہ الحنفی، وفہم الحنفیة من ہذہ العبارات، أن الخطیب إذا جلس علی المنبر، أذن المؤذنون أمام الخطیب، واستقبلہ عند المنبر، ولا یبعد المؤذن عن المنبر، بحیث یکون علی المنارة والمأذنة، أو علی باب المسجد أو علی السطح، بل یکون المؤذن قریبا من الخطیب عند المنبر،،.

بہرحال یہ دونوں صورتیں بدعت ہیں اور حدیث ذیل کے خلاف ہیں ''عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ،، (ابوداود، والطبرانی)

شوق نیموی مرحوم نے ''علی باب المسجد،، کے لفظ کو غیر محفوظ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور منبر کے قریب اذان کا جواز ثابت کرنے کے لیے مضحکہ خیز گفتگو کی ہے من شاء الوقوف علیہ فلیرجع الی آثار السنن.

اذن ثانی کا یہ مروجہ مخصوص طریقہ حضرت عثمان سے ثابت نہیں ہے۔ بل ہو مما اخترعہ الحنفیة. (ترجمان فروری 1957ء)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 374

محدث فتویٰ